بہ فیض تاج دار اہل سنت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا
قادری برکاتی نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمازِ غوثیہ اور امام احمد رضا





مرتب: غلام مصطفیٰ رضوی

حسبِ فرمائش: خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت مولانا سید سراج اظہر قادری رضوی مدظلہ العالیٰ

ناشر: سراج ملت فاؤنڈیشن ممبئی

بہ فیض تاج دار اہل سنت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفی رضا
قادری برکاتی نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمازِ غوثیہ اور امام احمد رضا

مرتب: غلام مصطفی رضوی

حسب فرمائش

خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت مولانا سید سراج اظہر قادری رضوی مدظلہ العالی

ناشر: سراج ملت فاؤنڈیشن ممبئی

زیر سرپرستی: خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت مولانا سید سراج اظہر قادری رضوی

سلسلۂ اشاعت نمبر ۸

نام کتاب	:	نمازِ غوثیہ اور امام احمد رضا
مرتب	:	غلام مصطفی رضوی
باہتمام	:	الحاج عبدالرزاق رضوی (راجہ بھائی)
صفحات	:	۱۶
تعدادِ اشاعت	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
سن اشاعت	:	۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء
ہدیہ	:	دعاے خیر بہ حق ناشر
ناشر	:	سراج ملت فاؤنڈیشن، ممبئی

پیش کش:
نوری مشن مالیگاؤں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

دین حق کے مقابل نت نئے فتنوں اور باطل قوتوں کی ہمیشہ یلغار رہی ہے۔ چمن اسلام کی آبیاری کے لیے اللہ کریم ایک ایسی ذات کو پیدا فرماتا ہے جو فتنوں کا خاتمہ کر کے حق کے اُجلے اور ستھرے چہرے کو پیش کرتا ہے اور باطل کی فتنہ سامانیوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ عہد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا پر آشوب تھا کہ چہار جانب سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے، دہریت کا فتنہ تھا، فلاسفہ کے باطل نظریات حق سے روگرداں کر رہے تھے، شریعت کے مقابل طبیعت کی پیروی کی جا رہی تھی، حکمراں شترِ بے مہار ہو کر رہ گئے تھے، معاشرتی برائیاں عروج پر تھیں، ایسے پرفتن دور میں غوث اعظم نے دین حق کی حفاظت فرمائی، دین متین کو نئی زندگی دی۔ آپ کی ذات سے جہاں کرامتوں کا ظہور ہوا وہیں استقامت کا یہ حال کہ زندگی کا کوئی لمحہ شریعت کے خلاف نہ گزرا۔

اللہ کریم نے آپ کی ذات کو مرجع عالم بنا دیا، آپ کی درس گاہ میں بیک وقت ہزاروں طلبا علم لیتے، آپ کی خانقاہ میں دلوں کی دنیا روشن ہوتی، آپ کے مواعظ و ارشادات میں علوم و معارف کے دریا بہتے جن سے سیراب ہونے والے ہزاروں خاصانِ خدا تھے۔ آج بھی غوث اعظم کی تعلیمات نمونۂ عمل اور آپ کی بارگاہ فیض رسا ہے، آپ کے نام مبارک میں یہ کشش کہ بلائیں دفع ہوتی ہیں، حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اور دل کی دنیا منور ہو جاتی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی ہندوستان میں غوث اعظم کے گویا نائب تھے، فنا فی الغوث تھے، آپ کی شاعری میں نعت کے بعد سب سے زیادہ اشعار غوث اعظم کی شان میں ہی ملتے ہیں۔ امام احمد رضا نے جائز مرادوں کے حصول اور مشکلات کے حل کے لیے نہایت ہی مبارک عمل ''صلاۃ غوثیہ'' کا بتایا ہے، جو مجرب ہے، کثیر بزرگوں کا یہ معمول رہا کہ صلاۃ غوثیہ کا اہتمام کرتے اور مرادیں بر آتیں۔ اسی مبارک عمل یعنی نماز غوثیہ اور مناقب غوث اعظم نیز نماز غوثیہ کی بابت امام احمد رضا قدس سرہ کے اہم نکات اس کتابچہ میں شامل کیے گئے ہیں، جناب عبدالرزاق رضوی عرف راجہ بھائی کی ترغیب پر اس کی اشاعت عمل میں لائی گئی، اللہ کریم ہمیں دین وسنیت کی مخلصانہ خدمت کا ذوق دے اور مذہب حقہ اہل سنت و مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا کرے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

نمازِ غوثیہ کے ثبوت میں اعلیٰ حضرت کی تحقیق

از: ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف

نمازِ غوثیہ کا ایک نام ''صلوٰۃ الاسرار'' بھی ہے۔ اس نماز کی بابت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے سوال کیا گیا تھا کہ آیا یہ نماز جو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی اور شرع میں جائز ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں امام احمد رضا قدس سرہ نے ایک رسالہ بہ نام ''انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار'' لکھ دیا اور ایسی تحقیق فرمائی کہ بس سبحان اللہ!...... لکھتے ہیں:

''فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرارہم العزیز کی معمول اور قضاے حاجات وحصول مرادات کے لیے عمدہ طریق، مرضی ومقبول اور حضور پرنور غوث الکونین غیاث الثقلین، صلوٰۃ اللہ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ سے مروی ومنقول، اجلہ علما و اکابر کملا اپنی تصانیف علیہ میں اسے روایت کرے اور مقبول ومقرر ومسلم معتبر رکھتے آئے......''

(انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار، ص ٦، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

امام احمد رضا، حضرت ابوالحسن نورالدین علی بن جریر شطنونی، شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر علما رحمۃ اللہ علیہم سے ثبوت پیش کرنے کے بعد بہجۃ الاسرار شریف سے حوالہ نقل کرتے ہیں:

ترجمہ: یعنی جو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ (١١) بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت ذکر کرے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی مراد پوری ہو۔ (ایضاً ص ٧)

امام احمد رضا نے صرف ان ہی حوالوں پر بس نہیں کی بلکہ اس نماز کی بابت اور بھی متعدد علما فضلا اور ائمہ کی کتابوں سے حوالے دیے اور ثابت فرمایا کہ قضاے حاجت کے لیے اس نماز کا پڑھنا جائز ہے اور بلاشبہہ جائز مراد پوری ہوتی ہے۔ (ایضاً ص ٧، بہ حوالہ بہجۃ الاسرار شریف)

امام احمد رضا نے نمازِ غوثیہ کے جواز کے ثبوت ہی کے حوالے سے اور بھی نفلی نمازیں اور قرآن واحادیث کے حوالے سے دیگر جائز ومستحسن امور مثل سوئم، چہلم، توسل واستمداد کے جواز

کے بھی ثبوت پیش فرمائے ہیں......لیکن یہاں اس کی ضرورت نہیں اس لیے کہ صرف اس نماز کے جواز کا ثبوت اور اس کے پڑھنے کے طریقہ ہی تک یہ مضمون محدود ہے۔

(ایضاً ص ۱۶۔ ۱۷، بہ حوالہ جامع الترمذی وسنن ابن ماجہ)

اب امام احمد رضا جانب عراق گیارہ قدم چلنے کی بابت ایک بہت ہی نفیس حوالہ پیش فرماتے ہیں، لکھتے ہیں:

''شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مشکوٰۃ میں دعاے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوں ترجمہ کرتے ہیں: نزدیک گردان مرا ازان اگرچہ بہ مقدار یک سنگ اندازا باشد......یعنی مجھے اس قدر نزدیک کر دے اگرچہ ایک پتھر کا اندازا ہو۔''

پھر اسی حوالے کو ثبوت بناتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

ظاہر ہے کہ ہنگام حاجت سر دست عراق شریف کی حاضری متعذر، لہٰذا چند قدم اس ارض مقدسہ کی طرف چلنا ہی مقرر ہوا کہ **مالایدرک کله لا یترک کله و للّٰه الحمد دقهٗ و جلهٗ** (جو مکمل حاصل نہ ہو سکے تو وہ مکمل چھوڑا بھی نہ جائے، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہر چھوٹی اور بڑی حمد ہے۔)......(ایضاً ص ۵۰)

اب گیارہ کی بابت تحریر فرماتے ہیں:

''رہی عدد یازدہ کی تخصیص اس کی وجہ ظاہر کہ **ان اللّٰه تعالٰی وتر یحب الوتر**......اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے۔ **قاله النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم: رواه الامام احمد عن ابن عمر بسند صحیح و الترمذی عن علی بسند حسن و ابن ماجه عن ابن مسعود رضی اللّٰه تعالٰی عنهم اجمعین** (یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے، اس کو امام احمد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ترمذی نے سند حسن کے ساتھ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔) اور افضل الاوتار واول الاوتار، ایک ہے مگر یہاں تکثیر مطلوب اور اس کے ساتھ تیسیر بھی ملحوظ لہٰذا یہ عدد مختار ہوا کہ یہ افضل الاوتار کا پہلا ارتفاع ہے، جو خود بھی وتر اور مشابہت زوج سے بھی بعید کہ سوا ایک کے اس کے لیے کوئی کسر صحیح نہیں اور اس سے ایک گھٹا دینے کے بعد بھی جو زوج حاصل ہوتا ہے زوج محض ہے نہ زوج الازواج کہ اس کے دونوں حصص متساویہ، خود افراد ہیں بلکہ خلو مرتبہ پر وہ بعینہٖ ایک ہے۔'' (ایضاً ص ۵۰)

پھر شاہ ولی اللہ دہلوی کے حوالے سے (بہ حوالہ کتاب حجۃ اللہ البالغہ) لکھتے ہیں:

''شرع شریف میں عدد کی تخصیص صرف ایسے حکم کے لیے کی جاتی جو کئی معانی کی طرف راجع ہوتا ہے۔ اول یہ کہ وتر ایسا مبارک عدد ہے کہ اس سے تجاوز اس وقت تک جائز نہیں جب کہ اس وتر میں کفایت موجود ہے پھر وتر کے کئی اقسام ہیں۔ ایک وتر زوج کے مشابہ ہوتا ہے جیسا کہ نو اور پانچ کا عدد کہ یہ دونوں ایسے ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک ایک کو ساقط کر دیا جائے تو یہ دونوں برابر تقسیم ہو کر دو زوج بن جاتے ہیں اور نو کا عدد خود اگر چہ دو جفت (زوج) پر تقسیم نہیں ہوتا مگر تین مساوی عددوں پر منقسم ہوتا ہے۔ تمام وتروں کا امام (اصل) ایک کا عدد ہے اور حکمت کا تقاضا ہو تو زیادہ عدد کا تب حکم ہوتا کہ وہ عدد بڑھ کر واحد کی طرح ہو جائے مثلاً گیارہ ہو جائے۔''

اھ ملتقطاً (ایضاً ص ۵۱)

خلاصۂ کلام کے طور پر امام احمد رضا تحریر فرماتے ہیں:

''بالجملہ اس نماز مقدس میں اصلاً کوئی محذور شرعی نہیں...... خیر صلوٰۃ الاسرار شریف تو ایک عمل لطیف ہے کہ مبارک بندہ اپنے حصول اغراض و دفع اعراض کے لیے پڑھتا ہے۔ مزاج پرسی ان حضرات کی ہے جو خاص امور ثواب وتقرب رب الارباب میں جو محض اسی نیت سے کیے جاتے ہیں ہمیشہ تجدید واختراع کو جائز مانتے اور ان محدثات کو ذریعہ وصول الی اللہ جانتے ہیں۔ وہ کون؟ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، مرزا مظہر جان جاناں، شیخ مجدد الف ثانی، مولوی اسمٰعیل دہلوی، مولوی خرم علی بلہوری وغیرہم جنھیں منکرین بدعتی وگم راہ کہیں تو کس کے ہو کر رہیں۔''

(ایضاً ص ۵۷)

نماز غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ:

حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز نے اس بابت ایک رسالہ بہ نام ''ازہار الانوار من صبا صلاۃ الاسرار'' لکھا ہے۔ امام احمد رضا نے اس رسالہ میں نماز غوثیہ (صلوٰۃ الاسرار) کے جواز پر بھی دلائل دیے ہیں اور خود اپنی بابت بھی لکھا ہے کہ اس کی اجازت ان کے مرشد برحق سیدنا شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں دی جیسا کہ ان کو روایت واجازت ملی اور ان کو ان کے مرشد طریقت سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان کو ان کے والد ماجد حضرت شاہ حمزہ عینی مارہروی رضی المولیٰ عنہ سے اور اسی طرح اسلاف در اسلاف اجازات ملیں...... امام احمد رضا نے سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی المولیٰ

تعالیٰ عنہ کا یہ قول بھی پیش کیا ہے کہ...... اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا کیوں کہ تیرے رب کی طرف ہر چیز کی انتہی ہے...... (ایضاً ص ۳)

طریقۂ نماز غوثیہ:

نماز غوثیہ کے طریقے کی بابت امام احمد رضا لکھتے ہیں:

''اور ہمارے ہاں جو مروج ہے وہ آسان اور جامع اور ہر ایک کے لیے مناسب ہے۔ یہ مرتبہ شہود پر فائز لوگوں یا مرتبہ وجود میں طالبین کے لیے مخصوص نہیں، یہ بہترین طریقہ اختصار والا ہے۔ اس کا طریقہ ایسا ہے جو خود لفظ (صلوٰۃ الاسرار) کی شرح جیسا ہے اور اس عاجز بندے کا پسندیدہ ہے کہ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی تو وہ مغرب کی نماز کے بعد سنتوں کے ساتھ دو رکعت ''صلوٰۃ الاسرار'' کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی قربت اور حضور غوث اعظم کی روح کو ہدیہ کے لیے پڑھے اور اگر اس کے لیے نیا وضو کرے تو یہ نور ہو گا کیوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا کو یہ فرمایا تھا ورنہ نیا وضو ضروری نہیں! مجھے تو یہ پسند ہے صلوٰۃ الاسرار پڑھنے سے پہلے کوئی صدقہ کرے کیوں کہ یہ عمل کامیابی جلدی لاتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں کو خوب بند کرتا ہے......

صدقہ میں افضل یہ ہے کہ پوشیدہ دے کیوں کہ قرآن کا یہ حکم ہے۔ صدقہ میں جو دے دو کی تعداد دے...... دو پیسے، دو روٹیاں اگر کچھ نہ پائے تو کم از کم دو خرمہرے دے۔

اس نماز میں فاتحہ کے بعد کوئی آسان سورت پڑھے۔ بہتر ہے کہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے تو بہت اچھا ہے۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس کی شان کے مطابق بجالائے اور اس میں بہتر وہ الفاظ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہ طور حمد و ثنا پڑھے ہیں۔''

(ایضاً ص ۳۔ ۴)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول متعدد حمد و ثنا مع ترجمہ لکھے ہیں۔ حمد و ثنا کی بابت لکھتے ہیں کہ ان میں سب کو یا بعض کو پڑھے......

یہاں راقم ۳؍ حمد و ثنا نقل کر رہا ہے:

(۱) اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمْدُ حَمْدًا یُوَافِیْ نِعَمْکَ وَ یُکَافِیْ مَزِیْدَ کَرَمِکَ

(۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کثیرًا طیباً مُبارَکاً فِیْهِ کَمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَ تَرْضٰی مِلَا السَّمٰوٰتِ وَ مِلَا الاَرْضِ وَ مِلَا مَاشِئْتَ مِنْ شَیْئٍ بَعْد

(۳) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَلَکَ الْمَنُّ فَضْلًا

آخر میں لکھتے ہیں کہ مجھے تو پسند ہے کہ آخر میں یہ حمد پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا أُحْصِیْ ثَنَائً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَاِنَّہٗ مَنْ أَجْمَعَ حَمْدًا وَسِعَ ثَنَائً عَلَیْہِ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی۔

مزید تحریر کرتے ہیں کہ اگر کسی مذکورہ محامد میں سے کوئی حمد یاد نہ ہو تو تین بار الحمدللہ پڑھ لے یا سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی حمد وثنا کی نیت سے پڑھے۔ ان سے بہتر ثنا نہ پاؤ گے......اور پھر آخر میں نبی پاک پر درود وسلام گیارہ مرتبہ کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور سلام کا بھی حکم ہے تا کہ دونوں کی فضیلت ہو جائے...... بندہ کو درود غوثیہ جو آپ سے مروی ہے پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے...... **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ**......اور بندہ اس کو یوں پڑھتا ہے...... **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ الکرام و ابنہ الکریم و امتہ الکریمہ یا اکرم الاکرمین و بارک وسلم**...... پھر اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف دلی توجہ کر کے گیارہ مرتبہ یوں پڑھے......

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآئِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

اور پھر عراق کی طرف قدم بڑھائے......عراق کی طرف گیارہ قدم بڑھانے کا حکم ہے......

مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’اور یہ خیال کرے کہ حضور غوث اعظم اپنی قبر انور میں قبلہ رو سوئے ہوئے ہیں اور قدم چلنے والا بندہ آپ کے کرم پر اعتماد کرتے ہوئے آگے بڑھنے کا ارادہ کیے ہوئے ہے مگر اپنے گناہوں کے پیش نظر آگے جانے میں حیا کرتے ہوئے حیران کھڑا ہو جاتا ہے اور گویا اب آپ سے بڑھنے کی اجازت طلب کرتا ہے اور آپ سے شفاعت طلب کر رہا ہے، کیوں کہ آپ کا جود و سخا وسیع ہے، اور آپ کی یہ بشارت ہے کہ اگر میرا مرید خوب نہیں میں تو خوب تر ہوں۔‘‘

(ایضاً ص ۸)

مزید تحریر کرتے ہیں: ’’اور ہر قدم پر وجدانی کیفیت میں یا غوث الثقلین یا کریم الطرفین پکارتا ہے۔‘‘

نمازغوثیہ کے طریقہ کا خلاصہ:

بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں **الحمد** کے بعد گیارہ مرتبہ **قل هو اللّٰه** پڑھے، سلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود شریف (غوثیہ) پڑھے جو امام احمد رضا نے تحریر فرمایا ہے اور گیارہ بار یہ کہے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ وَ امْدُدْنِيْ فِيْ قَضَآءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔

پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے (معتدل) خضوع و ادب ملحوظ رہے اور یہ خیال کرے کہ گویا بغداد میں حاضر ہوں، اور روضۂ پاک میرے سامنے ہے اور سرکار اس میں قبلہ رو آرام فرما ہیں، اور چاہیے کہ ان کے کرم پر اعتماد رکھے اور یہ سمجھے کہ وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ رہے ہیں، اور ہر قدم پر یہ کہتا جائے:

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَ امْدُدْنِيْ فِيْ قَضَآءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے عرض کرے **یا الرحم الراحمین** ۳/بار، **یا بدیع السمٰوت والارض یا ذاالجلال والاکرام بجاہ سیدالمرسلین وبجاہ ابنہٖ ھٰذاالسیدالکریم غوثنا الاعظم رضی اللّٰہ عنہ** اب مطلب کہے پھر ۳/بار آمین کہے۔ پھر درود شریف ۳/بار پڑھے...... بہتر ہے یہ درود شریف پڑھے: **الصلٰوۃ والسلام علٰی خاتم النبیّن والحمدللہ رب العٰلمین** پر ختم کرے اور بہ کوشش روئے اور رونا نہ آئے تو رونا سا منھ بنا لے، تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمادے گا۔

گیارہ کے عدد پر بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے بہت ہی تحقیقی بحث کی ہے اور ریاضی کی شاخ شماریات نیز علم الاعداد میں بھی اپنی مہارت کا ثبوت پیش فرمایا ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علٰی رسولہ الکریم سیدنا محمد خاتم النبیین

بارگاہ غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں فریاد

غوث اعظم بمن بے سرو ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

بے سہاروں کے سہارا، لاچاروں کے دستگیر، شہنشاہِ بغداد آرزوؤں کے ہاتھ آپ کے دربار گہربار کی طرف پھیلے ہوئے ہیں، آنسوؤں سے بوجھل آنکھیں داستانِ غم سنا رہی ہیں، قلب حزیں بے تاب دھڑکنوں کے ساتھ افسانۂ دل کہہ رہا ہے، صدقہ رسول ہاشمی کا، صدقہ سیدہ فاطمہ کے مبارک آنچل کا، صدقہ کربلا کے باعظمت مسافروں کا، دھڑکتے دل اور جھکی گردن کی لاج رکھ لیجیے،

سنا ہے آپ دردمندوں کی فریاد سنتے ہیں، غموں کا مارا ہوا دل آپ کو پکار رہا ہے، قلبِ حزیں امیدوں کے ساتھ آپ کو آواز دے رہا ہے، نالۂ دل آپ کی نگاہِ عنایت کا متمنی ہے، غموں کی مسلسل چوٹ سے آب گینۂ دل ٹوٹ کر رہ گیا ہے۔ شان کرم کی عطا چاہیے، وہ عطا جس سے دلوں کی دنیا میں انقلاب آیا، وہ عطا جس سے سوئے نصیبے جاگ اٹھے، وہ عطا جس سے رہزن رہبر بن گئے، وہ عطا جس سے ایمان کی کھیتی سیراب ہوئی، اپنے بھکاری کا دامن مرادوں سے بھر دیجیے، سُنا ہے کہ آپ کوئی دم میں غربت اور افلاس کے ماروں کے دامن بھر بھر دیتے ہیں، آپ کی سخاوت اور عطا کے آگے لینے والوں کے دامن تنگ پڑ جاتے ہیں، لیکن آپ کی سخاوت کے دھارے خشک نہیں ہوتے، آپ کی نوازش کے دریا لبریز ہیں،

صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈال دو
ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد

اے دکھ درد کے مارے ہوؤں کو دیکھ کر بے قرار ہو جانے والے، اے سیدہ فاطمہ کے لاڈلے، اے سرکار امام حسن کے جگر گوشہ، تھرتھراتے ہاتھوں اور بہتے آنسوؤں کی لاج رکھ لیجیے، تکمیل تمنا کا کچھ ساماں کر دیجیے، اپنی کرامتوں کی عظمت پھر دکھایئے، ہمارے چمن سے خزاں کے اثرات دور کر کے پھر بہار آشنا کر دیجیے۔

اے شہنشاہِ بغداد! آپ کی ذات گرامی مجبور و ناتواں کے لیے امیدوں کا مسکن اور غم کے ماروں کے لیے چارہ گر ہے، اپنے پیاروں کی عظمت و وقار کا صدقہ میری فریاد سنیے، غریبوں کی آہ و فغاں سننے والے دستگیر، دل مہجور کو توانائی دینے والے سرکار ہم غم کے مارے ہیں، شکست خوردہ ہیں، زبوں حال ہیں، ناتواں ہیں، ستم زدہ ہیں، بے رحم دنیا نے ہمیں پسپا کر دیا ہے، ہماری راحت اور ہمارا سکون چھین لیا ہے، ہماری خوشیوں کا نشیمن اجاڑ دیا ہے، ہم غلاموں کی دردانگیز فریاد سنیے،

ترے ہوتے ہم پر ستم ڈھائیں دشمن
ستم ہے ستم ہے ستم غوث اعظم

سنا ہے آپ امت مسلمہ کے بڑے مدد فرمانے والے ہیں، اسی لیے آپ کو ساری دنیا غوث اعظم کے نام سے یاد کرتی ہے، ہماری بھی مدد فرمائیے، بغداد مقدس کے باوقار اور ضیا بخش گنبد میں آرام فرمانے والے دستگیر، غموں سے نڈھال غلاموں کے آنسوؤں کی لاج رکھ لیجیے۔ ہماری فریاد سنیے کہ ہم کس سے کہیں، آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہیں، آستانۂ کرم چھوڑ کر کہاں جائیں؟ اپنے عقیدت مندوں اور غلاموں کا دکھ دور فرما دیجیے، شادمانی کی منزل سے ہم کنار کر دیجیے، ہماری موجودہ پریشانیوں کو ہٹا دیجیے، آنے والے مصائب و آلام سے بچا کر نجات کا مژدہ سنا دیجیے،

ہمیں یقین کامل ہے کہ: ہماری فریاد رائیگاں نہیں جائے گی، آپ کی مدد تو اس کو بھی پہنچتی ہے جس کا کوئی مددگار نہیں، آپ آل رسول ہیں، عاشق رسول ہیں، نائب رسول ہیں، سنتوں کے ایسے عامل ہیں کہ جس کی مثال نہیں پیش کی جا سکتی، بھیگی پلکوں کا بھرم رکھ لیجیے، دل کے جذبات کی لاج رکھ لیجیے، اور ہماری مدد فرما کر زندگی کی زبوں حالی دور فرما دیجیے،

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم

واسطہ گنبد خضرا کی بہاروں کا، ہمیں طیبہ کی حاضری کا مژدہ عطا ہو، واسطہ طیبہ کے ذروں کا ہمیں نجات کا پروانہ عطا ہو، واسطہ بغداد کے کوچوں کا ہمیں قادریت پہ استقامت نصیب ہو۔ آمین

★★★

یا غوث المدد

از: تاج الشریعہ فخر ازہر حضور علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری صاحب قبلہ مدظلہ النورانی جانشین حضور مفتی اعظمِ ہند، بریلی شریف

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث المدد — اہلِ صفا کے مِیر ہیں یا غوث المدد
رنج و الم کثیر ہیں یا غوث المدد — ہم عاجز و اسیر ہیں یا غوث المدد
ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں — ہم ہیں الم کے تیر ہیں یا غوث المدد
تیرِ نظر سے پھیر دو سارے الم کے تیر — کیا یہ الم کے تیر ہیں یا غوث المدد
تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیرِ دستگیر — ہم تیرے دستگیر ہیں یا غوث المدد
اِدْفَعْ شَرَارَ شَرِیَا غَوْثَنَا الْاَبَر — شر کے شرر خطیر ہیں یا غوث المدد
کس دل سے ہو بیان بے دادِ ظالماں — ظالم بڑے شریر ہیں یا غوث المدد
اہلِ صفا نے پائی تم سے رہِ صفا — سب تم سے مستنیر ہیں یا غوث المدد
صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو — ہم قادری فقیر ہیں یا غوث المدد

دل کی سنائے اخترؔ دل کی زبان میں
کہتے یہ بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

شاہِ جیلاں غوث پاک

از: مداح الحبیب علامہ جمیل الرحمن خاں قادری رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک
ہے سلامت تم سے میرا دین وایماں غوث پاک

میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے
ہے قسم حق کی یہ میرا دین وایماں غوث پاک

میں ترا مملوک تو مالک میں بندہ تو ہے شاہ
تو سلیماں اور میں مورِ سلیماں غوث پاک

ہاتھ خالی روسیہ عاصی یہ سب کچھ ہوں مگر
نام ہے تیرا مرے سینے میں پنہاں غوث پاک

آپ کی چشمِ کرم کا اِک اِشارہ ہو اگر
دو جہاں کی مشکلیں ہوجائیں آساں غوث پاک

ناز قسمت پہ کروں پاؤں جہاں کی سروری
تیری چوکھٹ کا اگر بن جاؤں درباں غوث پاک

کب بُلائیں اپنے در پر کب رُخِ انور دکھائیں
کب نکالیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوث پاک

زندگی میں نزع میں مرقد میں حشر ونشر میں
ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوث پاک

آپ کا نامِ مقدس میرے دل پر نقش ہے
میری بخشش کے لئے کافی ہے ساماں غوث پاک

ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کے لئے
حشر میں کھولیں گے جب رحمت کی دکاں غوث پاک

کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں
حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پرساں غوث پاک

میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر
میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک

پرسش اعمال کا ہے وقت مولیٰ المدد
نام لیوؤں کو چھپا لو زیرِ داماں غوث پاک

بھیجا تو نے ہی معین الدین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب سے ہیں مسلماں غوث پاک

تیرے ہوتے سا تے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف — المدد یا عبدقادر شاہِ جیلاں غوث پاک

کالے کالے کفر کے بادل امنڈ کر آئے ہیں — المدد یا قطبِ عالم شاہِ جیلاں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے لے خبر — المدد محبوبِ سبحاں شاہِ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک — المدد بغداد والے شاہِ جیلاں غوث پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی — اے مرے بغداد والے شاہِ جیلاں غوثِ پاک

لاج والے سنیوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے — قادری منزل کے دولہا شاہِ جیلاں غوث پاک

ہو رضاؔ پر لُطف تیرا ہم پر اُن کا لُطف ہو — اُنکا داماں ہم پہ اُن پر تیرا داماں غوث پاک

کیجئے امداد عزّت دو جہاں کی دیجئے
ہے جمیلؔ قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

سیدنا وسندنا سرکار غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گیارہ اسمائے گرامی

(۱) سیّد محی الدین — (۲) سلطان محی الدین

(۳) قطب محی الدین — (۴) خواجہ محی الدین

(۵) مخدوم محی الدین — (۶) ولی محی الدین

(۷) بادشاہ محی الدین — (۸) شیخ محی الدین

(۹) مولٰینا محی الدین — (۱۰) غوث محی الدین

(۱۱) خلیل محی الدین — رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲)

المدد غوث اعظم سلامٌ علیک

از: حضور بُرہانِ ملّت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی برہان الحق جبل پوری رضی اللہ عنہ

سیدی غوث اعظم سلامٌ علیک
میرے آقائے اکرم، سلامٌ علیک

نام ہے عبدِ قادر، لقب محی دین
حق کے ہیں سرِّ اعظم، سلامٌ علیک

گردنِ اولیا پہ ہے تیرا قدم
اے ولی معظم، سلامٌ علیک

آپ کے پاک دامن سے جو بندھا
آخرت سے ہے بے غم، سلامٌ علیک

آپ کو جس نے اپنا وسیلہ کیا
آپ ہیں اس کے ہمدم، سلامٌ علیک

اپنی قدرت سے بگڑی بنادیجئے
اے محیٔ مُکَرَّم، سلامٌ علیک

آپ ہی درد کا میرے درماں ہیں
رکھئے زخموں پہ مرہم، سلامٌ علیک

ہم بھلے ہیں، برے ہیں، تمہارے ہی ہیں
کس کے درجائیں اب ہم ، سلامٌ علیک

ہم غلاموں کی اب لاج رکھ لیجئے
آج دنیا ہے برہم، سلامٌ علیک

شیئاً لِلّٰہ یا عَبدِ قادر مدد
ہے میرا وِرد پیہم سلامٌ علیک

ہم پہ ہر سمت سے ہے ہجومِ الم
المدد غوث اعظم، سلامٌ علیک

اپنے برہانؔ کو یاغوث کردیجئے
مستقل اور محکم، سلامٌ علیک

مناجات

سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دارو گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جودو عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سیّد بے سایہ کے ظل لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حساب خندۂ بیجا رلائے
چشم گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الھدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضؔا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

للہ اپنے حال پر رحم کرو

''ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے ماں باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد۔ جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو۔ نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص انھیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا۔ اس کے جبے، عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام علم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں۔ کیا بہتیرے پادری بہ کثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی، اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے نفرت نہ آئی تو للہ تمھیں انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا؟ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو۔ کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ اپنے حال پر رحم کرو۔''

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

(تمہید ایمان، ص ٦۔ ٧، مطبوعہ لاہور)